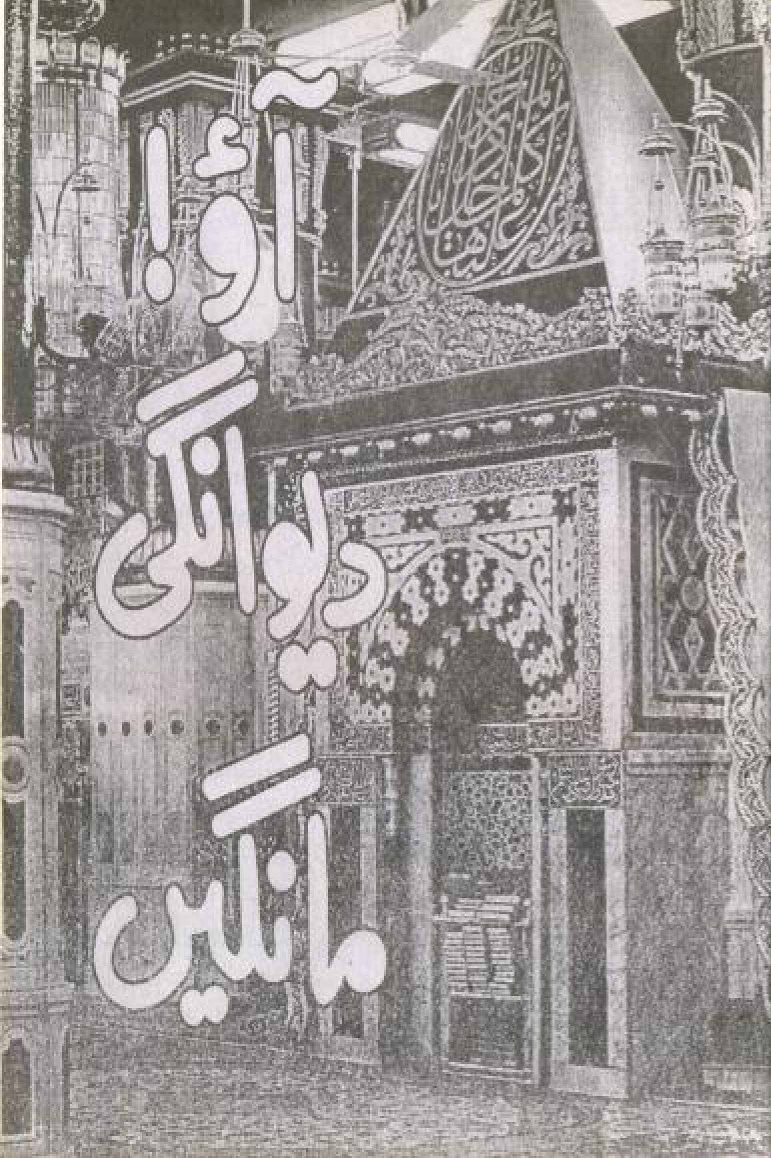
آؤ! دیوانگی مانگیں

آؤ! دیوانگی مانگیں

یہ سنہ ۱۹۵۳ء ہے......

پاکستان کو معرض وجود میں آئے ابھی صرف چھ سال بیتے ہیں......

ہواؤں میں گولیوں کی تڑتڑ کی آواز گونج رہی ہے......

فضاؤں میں بارود کی بدبو پھیلی ہوئی ہے......

گلی محلوں میں شہیدوں کے لاشے بکھرے پڑے ہیں......

لاہور کی کالی سڑکیں...... شہیدوں کے خون ناب سے سرخ ہو چکیں ہیں......

لاکھوں...... مسلمانوں کے جلوس...... بگولے کی طرح مضطرب ہیں......

یہ کیا مطالبہ کر رہے ہیں؟ یہ لوگ کون ہیں؟

یہ لوگ ختم نبوت کے دیوانے ہیں...... یہ مطالبہ کر رہے ہیں...... کہ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو...... کیونکہ یہ لوگ ایک جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں...... یہ مطالبہ کر رہے ہیں...... کہ مشہور انگریز اور متعصب قادیانی ظفر اللہ خان...... جو ایک سازش کے تحت پاکستان کا وزیر خارجہ بن گیا ہے...... اسے وزارت خارجہ سے ہٹایا جائے...... چونکہ ظفر اللہ خان کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کو تعینات کر کے پاکستان کو...... قادیانی ریاست بنانے کی سازش کر رہا ہے......

ملک...... مسلمانوں کا......

ملک کے عوام...... مسلمان......

مسلمانوں..... نے ہی..... اپنی ماؤں بہنوں کی عصمتیں لٹا کر اس ملک کو آزاد کرایا۔

مسلمانوں..... نے ہی..... فرنگی سے..... آزادی کی گھمسان جنگ لڑی.....

لیکن..... آزادی کے بعد..... شہیدوں کی اس سرزمین پر قادیانی حکومت کے منصوبے.....!!!

اس المناک صورت حال پر..... احتجاج کرتے ہوئے..... پاکستان کے مسلمان ایک احتجاجی تحریک چلا رہے ہیں..... جس کا نام تحریک ختم نبوت ہے..... تمام مکاتب فکر کے مسلمان اس میں شامل ہیں.....

لیکن ظالم حکومت..... فوج..... اور سنگینوں کے زور سے اس تحریک کو کچلنا چاہتی ہے..... پاکستان میں پہلے مارشل لاء کا نفاذ ہو گیا ہے.....

سمری ملٹری کورٹس تشکیل دے دی گئی ہیں..... جلوسوں سے پکڑے گئے لوگوں کو فوری سماعت کی فوجی عدالتوں میں پیش کر کے سزا سنا دی جاتی ہے.....

لیکن رسول اللہ ﷺ کے دیوانے اور پروانے..... ان حربوں سے کہاں ڈرتے ہیں.....

انتہائی تشدد کے باوجود..... پوری تب و تاب کے ساتھ جلوس نکال رہے ہیں.....

ایسے ہی ایک جلوس میں شامل..... ایک نوجوان نعرہ لگاتا ہے.....

"ختم نبوت..... زندہ آباد۔"

فوجی سپاہی آگے بڑھتا ہے..... پوری قوت سے اس کے سر پر رائفل کا بٹ مارتا ہے..... نوجوان کا سر پھٹ جاتا ہے.....

عاشق رسول ﷺ کا مقدس خون..... گلکاریاں کرتا کپڑوں پر پھیل جاتا ہے.....

نوجوان چکرا کر نیچے گرتا ہے..... لیکن فوراً سنبھلتا ہے..... کھڑا ہوتا ہے..... اور پہلے سے دگنی آواز میں نعرہ لگاتا ہے "ختم نبوت..... زندہ آباد۔"

فوجی سپاہی اسے اٹھا کر ٹرک میں پھینکتا ہے..... ٹرک قریب ہی واقع سمری ملٹری

کورٹ کی طرف روانہ ہو جاتا ہے......

نوجوان کو ٹرک سے اتار کر...... فوجی افسر کے سامنے...... عدالت میں پیش کیا جاتا ہے......

نوجوان...... عدالت میں قدم رکھتے ہی پوری قوت سے نعرہ لگاتا ہے "ختم نبوت...... زندہ آباد"

فوجی افسر اس جسارت پر...... غصہ سے کانپنے لگتا ہے...... اور گرج دار آواز میں کہتا ہے۔

"ایک سال قید"

نوجوان...... جب ایک سال قید کا اعلان سنتا ہے...... تو پوری گھن گرج سے جواب دیتا ہے۔ "ختم نبوت...... زندہ باد"

فوجی افسر: "دو سال قید"

نوجوان: "ختم نبوت...... زندہ باد"

فوجی افسر: "چار سال قید"

نوجوان: "ختم نبوت...... زندہ باد"

فوجی افسر: "آٹھ سال قید"

نوجوان: "ختم نبوت...... زندہ باد"

فوجی افسر: "عمر قید"

نوجوان: "ختم نبوت...... زندہ باد"

فوجی افسر...... انتہائی غضبناک ہو کر...... میز پر زور زور سے مکے مارتے ہوئے کہتا ہے۔ "اسے میری عدالت سے باہر لے جا کر ابھی گولی مار دو۔"

نوجوان...... جب گولی کا حکم سنتا ہے...... تو اس پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے...... اور وہ عدالت میں رقص کرنا شروع کر دیتا ہے...... اور پوری قوت سے بولتا ہوا کہتا ہے "اے گنبد خضراء کی طرف جانے والی ہوا...... میرے آقا ﷺ سے میرا آخری سلام کہنا...... اور کہنا...... کہ...... آپ کا غلام مقتل میں کہہ رہا تھا:

"ختم نبوت۔۔۔۔۔ زندہ باد"

فوجی افسر کی گردن نیچے کو جھک جاتی ہے۔۔۔۔۔ اور وہ ایک لمبی ٹھنڈی آہ بھر کے کہتا ہے۔

"اسے چھوڑ دو۔۔۔۔۔ یہ دیوانہ ہے۔"

مسلمانو! میں لکھتے ہوئے نعرہ لگاتا ہوں "ختم نبوت۔۔۔۔۔ زندہ آباد"

آپ پڑھتے ہوئے نعرہ لگائیں:

"ختم نبوت۔۔۔۔۔ زندہ آباد"

مسلمانو!۔۔۔۔۔ آؤ اس رقت انگیز۔۔۔۔۔ موقع پر۔۔۔۔۔ ان ایمان پرور ساعتوں میں۔۔۔۔۔ ہم بھی اپنا دامن پھیلا کر رب کے حضور دعا کریں:

مولا! ہمیں بھی ختم نبوت کا دیوانہ بنا دے۔۔۔۔۔

کریما! ہمیں بھی ختم نبوت کا پروانہ بنا دے۔۔۔۔۔

رحیما! ہمیں بھی اپنے حبیب ﷺ کی حب عطا کر۔۔۔۔۔

پروردگارا! ہمیں بھی اپنے محبوب کی محبت عطا کر۔۔۔۔۔

مالک! ہمیں بھی تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے۔۔۔۔۔

خالق! ہمیں بھی گستاخان رسول ﷺ قادیانیوں سے برسرِ پیکار ہونے کی ہمت عطا کر۔۔۔۔۔

خود کی گتھیاں سلجھا چکا میں
میرے مولا مجھے صاحب جنوں کر

مولا! ہماری جان۔۔۔۔۔ ہمارا مال۔۔۔۔۔ ہمارا وقت۔۔۔۔۔ بحرمت خاتم النبیین ﷺ قبول فرما۔۔۔۔۔ اور ہمیں ان کی شفاعت نصیب فرما۔ (آمین۔ ثم آمین)

تیرے ہوتے جنم لیا ہوتا
کوئی مجھ سا نہ دوسرا ہوتا

ہجرتوں میں پڑاؤ ہوتا میں

اور تو کچھ دیر کو رکا ہوتا

تیرے حجرے کے آس پاس کہیں
میں کوئی کچا راستہ ہوتا

کسی غزوہ میں زخمی ہو کر میں
تیرے قدموں پہ جا گرا ہوتا

کاش احد میں شریک ہو سکتا
اور باقی نہ پھر بچا ہوتا

میں کوئی جنگجو عرب ہوتا
اور ترے سامنے جھکا ہوتا

پانی ہوتا اداس چشموں کا
تیرے قدموں پہ بہہ گیا ہوتا

بچہ ہوتا غریب بیوہ کا
سر تیری گود میں چھپا ہوتا

رستہ ہوتا تیرے گزرنے کا
اور ترا رستہ دیکھتا ہوتا

مجھ کو خالق بناتا غار حسن
اور میرا نام بھی حرا ہوتا

خاکپائے مجاہدین ختم نبوت
محمد طاہر رزاق
بی۔ایس۔سی، ایم۔اے (تاریخ)
یکم مئی ۱۹۹۹ء

پروفیسر محمد حسین آسی

مجاہدین ختم نبوت کی باتیں

سرور کائنات ؐ کا پیر مہر علی شاہ گولڑوی ؒ کو حکم...... حضرت پیر مہر علی شاہؒ نے فرمایا کہ "حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خواب میں حکم فرمایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی غلط تاویل کی قینچی سے میری احادیث کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو"۔ (ملفوظات طیبہ ۱۳۶، ۱۴۷)

چنانچہ پیر مہر علی شاہ فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کیلئے میدان میں نکل آئے اور مسلمانوں کو اس فتنہ کی شرانگیزیوں سے آگاہ کیا۔ آپ کی اس فتنے کے خلاف دن رات کوششوں سے بدحواس ہو کر قادیانی جماعت کے ایک وفد نے حضرت پیر مہر علی شاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ آپ مرزا قادیانی سے مباہلہ کریں۔ ایک اندھے اور ایک لنگڑے کے حق میں آپ دعا کریں۔ دوسرے اندھے اور لنگڑے کے حق میں مرزا قادیانی دعا کرے جس کی دعا سے اندھا اور لنگڑا ٹھیک ہو جائیں۔ وہ سچا ہے۔ اس طرح حق و باطل کا فیصلہ ہو جائے گا۔ سید پیر مہر علی شاہؒ نے جواب دیا کہ یہ بھی منظور ہے اور جاؤ مرزا قادیانی سے یہ بھی کہہ دو کہ اگر مردے بھی زندہ کرنے ہوں تو آجاؤ مہر علی شاہؒ مردے زندہ کرنے کیلئے بھی تیار ہے۔ سچ ہے کہ جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کیلئے کام کرتا ہے اس کی پشت پر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہاتھ ہوتا ہے۔ قادیانی وفد یہ جواب پا کر واپس چلا گیا اور کچھ پتہ نہ چلا کہ مرزا قادیانی اور ان کے حواری کہاں ہیں"۔

باطل کو چیلنج...... حضرت پیر سید مہر علی شاہؒ گولڑوی نے مرزا قادیانی کو چیلنج کرتے ہوئے کہا...... "حسب وعدہ شاہی مسجد میں آؤ ہم دونوں اس کے مینار پر چڑھ کر چھلانگ لگاتے ہیں۔ جو سچا ہو گا وہ بچ جائے گا اور جو کاذب ہو گا مر جائے گا۔ مرزا قادیانی نے جواب میں اس طرح چپ سادھی گویا دنیا سے رخصت ہو گیا ہے"۔

غیرت اقبالؒ...... صاحبزادہ محمد اللہ شاہ استاد مظاہر العلوم سہارنپور بیان کرتے ہیں کہ سید آغا صدر چیف جسٹس ہائیکورٹ نے لاہور کے عمائد اور مشاہیر کو کھانے پر مدعو کیا۔ حضرت علامہ اقبالؒ بھی مدعو تھے اتفاق سے اس محفل میں جھوٹے نبی کا جھوٹا خلیفہ حکیم نور الدین بھی بلا دعوت آپہنچا جب عاشق رسول علامہ اقبالؒ کی نظر اس کذاب کے منحوس چہرہ پر پڑی تو غیرت ایمانی سے علامہ اقبالؒ کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور ماتھے پر شکن چڑھ گئے فوراً اٹھے اور میزبان کو مخاطب کر کے کہا۔ آغا صاحب آپ نے یہ کیا غضب کیا کہ باغی ختم نبوت اور دشمن رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی مدعو کیا ہے اور مجھے بھی اور کہا "میں جاتا ہوں میں ایسی محفل میں ایک لمحہ بھی نہیں بیٹھ سکتا۔ حکیم نور الدین چور کی طرح فوراً حالات کو بھانپ گیا اور نو دو گیارہ ہو گیا۔ اس کے بعد میزبان نے علامہ اقبالؒ سے معذرت کی اور کہا کہ میں نے اسے کب بلایا تھا یہ تو خود ہی گھس آیا تھا۔